نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ

قیمت سالیانہ سہ محصول [illegible]

نمبر ۴۵ جلد ۱۱ | لودیانہ ۸ نومبر ۱۸۸۳ع | قیمت فی پرچہ ۲ آنہ

گلدستہ اخبار

ایوب خان کی امداد پر شاہ ایران آمادہ ہی = ایران کا وکیل ابھی کابل میں موجود ہی اور امیر سے سرحدی معاملات پر مباحثہ کر رہا ہی = غلزئی سرداروں کا ایک قاصد ایوب خان کے پاس یہہ پیغام لیکر گیا ہی کہ بہت جلد تم کو کابل پر حملہ کرنا چاہیے = خبر ہی کہ شاہ ایران نے امیر کابل کو یہہ لکھا ہی کہ ہرات اور غزنی معہ مضافات قندھار ایوب خان کے حوالہ کر دو ورنہ ایوب خان تم سے سخت جنگ کریگا = شاہ بلگریا نے حکم دیا ہی کہ تمام روسی ملازم برطرف [illegible] جائیں = مسقط میں مفسدہ پھوٹ نکلا اور [illegible] نے لوٹ لی = خیوا کے خان کو سرکار روس نے [illegible] سفیر کے روانہ کیا ہی = امیر کابل نے ایسا انتظام کیا ہی کہ افغانستان کی خبریں ہرگز ہندوستان میں نہ پہونچیں = اسکندریہ میں ہیضہ کا پھر زور شور ہو گیا = سلطان روم کا خیال ہی کہ انگلستان اور روس میری مخالفت پر کمر بستہ ہیں = ہندوستان سے پانچ ماہ کے اندر اندر ۶ کروڑ روپیہ کی گیہوں ولائت کی طرف روانہ ہوئی ہی =

پنڈتہ رما بائی نے ولائت میں مسیحی مذہب کو اختیار کیا ہی = دیانند سرستی صاحب آریہ سماج کے بانی نے اجمیر میں انتقال کیا = روسی وکیل جو بلگیریا میں رہتا تھا اُسکو شاہ بلگیریا نے نکالدیا ہی = فرقہ نہلسٹ نے زار روس کے قتل پر پختہ ارادہ کر لیا ہی = حکم ہوا ہی کہ جسطرح انگریزی فوج رسالہ کے ساتھ بیلداروں کا سامان ہتھیار رہتا ہی اسیطرح دیسی رسالوں کے ساتھ بھی رہا کرے = ضلع [illegible] کی پیمایش کے لیئے ڈیرہ اسماعیل خان سے انگریزی فوج اور [illegible] روانہ ہوا ہی = شاہ سپین کی جو تحقیر فرانس میں ہوئی اب شاہ موصوف فرانس کے ساتھ جنگ [illegible] چاہتے ہیں = فرانس اور چین [illegible] کے لیئے خط و کتابت [illegible] اپنے بیٹے کو تخت [illegible] پنجاب کی کاشت ربیع کے لیئے بارش [illegible] ہی = کلکتہ کی نمایش گاہ میں ہندوستان کے بہت سے مہاراجہ اور رئیس شامل ہونگے = شاہ روس کے داروغہ توشہ خانہ نے خودکشی کی = یورپ کے حکماء نے تحقیق کیا ہی کہ سلیٹ سے طالبعلموں کی بصارت میں فرق آتا ہی = شولاپور سے خبر آئی ہی کہ وہاں بھی اہل اسلام اور اہل ہنود کے درمیان فساد برپا ہو پڑا = سید عبدالعزیز سلطان مسقط کا حاکم مفسدوں نے گرفتار کر رکھا ہی = جدہ سے خبر آئی ہی کہ جو حاجی مکہ سے آتے ہیں اُن میں بہت سے حاجی سفینہ میں مبتلا ہیں = روس اور آسٹریا میں ایک دوستانہ عہد و پیمان ہوا ہی = پیرس کے اخبارات بیان کرتے ہیں کہ فرانس چین کے ساتھ علانیہ ناراضگی ظاہر کر رہا ہی = پختہ خبر ہی کہ ۱۹ نومبر کو پٹھانکوٹ سے گورداسپور تک ریل جاری ہو جائیگی = گورنمنٹ ہند کو کسیقدر اطمینان ہو گیا ہی کہ جو ایرانی سفیر کابل میں آیا ہی وہ گورنر خراسان کا قاصد ہی اور پیغام [illegible] لیکر آیا ہی = سینٹ پیٹرسبرگ سے خبر آئی ہی کہ وہاں [illegible] ہو گئی ہی اور وہانکے باشندے اپنا گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ہیں = مہدی کا توب بانے پھر اپنی فوج کا رُخ مصر کی طرف کر دیا ہی = سرحد سے خبر آئی ہی کہ [illegible] خان امیر کابل کے حکم سے ترکستان میں قتل کیا گیا ہی = کابل سے خبر آئی ہی کہ امرتسر کے ایک خاص سوداگر کو اس شبہ سے شہر ترک کرنے کا حکم دیا ہی کہ وہ جاسوس معلوم ہوتا ہی = حضور گورنر جنرل کشور ہند ۲۴ نومبر کو ۱۲ بجے دن کے لاہور میں لیوی دربار منعقد فرماوینگے =

نور افشاں

لودیانہ پریسبٹیری کا اجلاس متواتر تین روز ہفتہ گذشتہ میں ہوتا رہا تو اس پریسبٹیری میں ایک مضمون جناب پادری اے مرٹ ڈالف صاحب نے جو لودیانہ پریسبٹیرین مشن کے ایک پرانے مشہور اور ہر دلعزیز پادری ہیں سُنایا۔ ناظرین نور افشاں کے فایدہ کی خاطر ہم اس مضمون کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وہو ہذا +

جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ ملک جرمنی میں ایک قدیم شہر برہمین نامی واقعہ ہے۔ اس شہر کے باشندے طرح طرح کی کاریگریوں کے باعث مشہور ہیں مگر خاصکر سوداگری پیشہ کرتے ہیں۔ شہر مذکور کے دیوان عام کے سامنے کے چوک میں پتھر کا ایک قدیم یادگار موجود ہے یعنی ایک بہادر پہلوان کی مورت کھڑی ہے اور اُسکے دونوں پیروں کے درمیان ایک لنگڑے لولے کی مورت بھی پڑی ہے۔ وہاں کے ہر کہ و مِہ ان مورتوں کی تاریخ سے بخوبی واقف ہیں اُنکا بیان ہے کہ اس بہادر کا نام جسکی یہہ مورت ہے رولنڈ ہے جس نے جنگ میں بڑی بڑی بہادریاں کی ہیں۔ اور بادشاہ قرنل کے دشمنوں کو کئی بار شکست دی ہے اُسکی اس بہادری اور مردانگی کی یادگاری میں یہہ سنگین بُت کھڑا کیا گیا ہے۔ چھوٹی مورت کی بابت یوں کہتے ہیں کہ جسطرح تمام سلطنت کو اس بہادر کے سبب بڑا فایدہ پہونچا ہے اسیطرح خاص شہر برہمین کو اس لنگڑے لولے سے بہت کچھ فایدہ پہونچا یا ہے +

اس لنگڑے لولے کے متعلقہ واقعات یوں بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۱۰۳۲ء میں شہر برہمین کے رئیس شہر کے متصل کچھ زمین لیا چاہتے تھے تاکہ باغیچہ اور رمنہ بناویں۔ اسی شہر میں ایک [illegible] مالدار بی بی ایمہ وون لی سوم نامی رہتی تھی اور شہر کے پاس اُسکی بہت زمین تھی +

ان رئیسوں نے اس بی بی کے پاس درخواست کی کہ ہمکو کچھ زمین قیمتاً دیجئے۔ اُس نے جواب دیا کہ قیمتاً میں نہیں دیتی ہوں۔ اس جواب پر رئیس خود حاضر ہوئے تاکہ اس بارے میں بی بی موصوفہ سے عرض معروض کریں۔ کچھ گفتگو کے بعد بی بی مذکور نے اِن رئیسوں کو جواب دیا کہ جیسا میں پہلے کہہ چکی ہوں۔ زمین کو قیمت سے تو نہ دونگی مگر جسقدر زمین کا احاطہ فلاں لنگڑا لولا جو راستہ پر بھیکھ بھیک مانگتا ہے سورج کے طلوع سے غروب تک کر لیگا اُسیقدر زمین بلا قیمت بخشدونگی۔ اس جواب کو سُنکر رئیس بہت ملول ہوئے کیونکہ اُنہوں نے سمجھا کہ یہہ لنگڑا صبح سے شام تک جسقدر زمین احاطہ کریگا بہت ہی تھوڑی ہوگی اور اُس سے ہمارا مطلب بالکل پورا نہ ہوگا اس پر رئیسوں نے اصرار کیا مگر بی بی اپنے قول پر قائم رہی اور وہ مایوس ہو کر چلے گئے۔ جب اس لنگڑے نے یہہ کیفیت سُنی تو کہا کہ میں راضی ہوں۔ میں نہ صرف اسقدر زمین کو گھیرونگا جسقدر رئیسوں نے مانگی ہے بلکہ اُس سے زیادہ کا احاطہ کرونگا۔ شہر کے لوگ یہہ بات سُنکر ہنسنے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس نے اپنی طاقت سے زیادہ دعویٰ کیا ہے۔ آخر کار دن مقرر ہوا اور اُس صبح کو سورج کے طلوع ہوتے وقت وہ لنگڑا شہر پناہ پر آ موجود ہوا۔ کمیٹی ناظران اور بی بی موصوفہ کا وکیل حاضر ہوئے اور لنگڑا اُنکے سامنے اپنی دو ٹوٹا ہاتھوں اور گھٹنوں سے شروع کرنے لگا۔ اسواسطے کہ وہ پیروں سے کھڑا نہو سکتا تھا۔ رئیسوں نے جب دیکھا کہ یہہ لنگڑا بڑا دایرہ بناتا ہے تو گھبرائے کیونکہ اُنہوں نے سمجھا کہ اسقدر زمین کو یہہ نہ گھیر سکیگا۔ یہہ دیکھ اُسکو اس بارے میں بہت نصیحت کرتے تھے پر وہ اُنکی ایک نہ سُنکر اور اپنے ارادہ کے بموجب آگے بڑھتا جاتا تھا۔ راہ میں کبھی تو ریت آتا تھا اور کبھی کیچڑ کبھی گندگی کبھی کانٹوں کے درمیان اُسکو چلنا پڑتا تھا حتی کہ اُسکے پُرانے میلے کچیلے کپڑے کی دھجیاں ہو گئیں۔ پہلے تو تھوڑے لوگ اس تماشہ میں آئے لیکن بعد میں بہت لوگ شہر کے باہر جمع ہوئے یہانتک کہ تیسرے پہر تک شہر کے تمام لوگ باہر نکل کر جمع ہو گئے شہر کے امیر اور اُمراء رتھوں اور بگھیوں پر چڑھکر آئے۔ اکثر لوگ اس لنگڑے پر ہنستے تھے بعض اُسپر ٹھٹھہ کرتے تھے۔ کوئی اُسکو دیوانہ اور احمق بناتا تھا۔ کوئی کہتا تھا کہ اگر یہہ لنگڑا تھوڑی زمین کا احاطہ کرتا تو شہر کو کچھ تو فایدہ ہوتا مگر اب جبکہ اُس نے بڑی زمین کا احاطہ کرنا شروع کیا ہے تو نہایت ہی دشوار بلکہ ناممکن ہے کہ شام تک اپنے چکر کو پورا کرے۔ بعض ہنستے تھے اور بدمعاش بھی حاضر تھے اور اپنی عادت کے مطابق کوئی تو اُسکی طرف گرد اُڑاتا تھا اور کوئی کنکریاں مارتا تھا۔ اسی مجمع میں بہت تھوڑے نیک آدمی تھے جو اُسکی ہمت باندھتے تھے اور اُسکی محنت پر اُسکو آفرین کہتے تھے۔ بعض اشراف بیبیاں اُسکے لیے کچھ کھانے پینے کو لائیں کبھی شربت اور کبھی تھوڑی سی شراب اُسکی قوت بڑھانے کی خاطر اُسکو پلاتی تھیں مگر اکثروں کا یہہ گمان تھا کہ یہہ مقدمہ اب بگڑ گیا ہے۔ لنگڑے کی نادانی اور شیخی کے سبب سے اس شہر کو کچھ بھی زمین حاصل نہوگی۔ بی بی موصوفہ بھی ایک دو بار آئیں اور لنگڑے کی رفتار اور منزل کو دیکھکر واپس خاموش چلی گئیں جب دن تھوڑا رہ گیا تو ایک بڑا میلہ جمع ہوگیا۔ اور غل غپاڑہ ہونے لگا۔ کوئی تو کہتا تھا کہ یہ اپنا چکر ضرور پورا کریگا۔ کوئی کہتا تھا کہ نہیں سورج کے غروب ہونے تک وہ منزل مقصود تک نہ پہنچیگا لوگوں کا اسقدر جوش وخروش تھا کہ اندیشہ تھا کہ کوئی ہنگامہ ہو جائے مگر اہل پولیس نے لوگوں کو ڈرا دھمکا کے باز رکھا لنگڑے نے جب دیکھا کہ وقت تو بہت تنگ ہوگیا ہے اور شہر پناہ ابھی بہت دور ہے تو زیادہ محنت کرنی شروع کی حتی کہ لوگ تعجب کرتے تھے کہ اتنی طاقت اس میں کہاں سے آئی رفتار کی تیزی۔ محنت کی کثرت اور لوگوں کی ہجوم کے باعث وہ پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ مگر ان تکالیف کو اُسنے کچھ بھی نہ سمجھا اب جبکہ آفتاب غروب ہونے ہی پر آگیا اور ادھر منزل بھی تھوڑی رہ گئی تو لوگ بلند آواز سے للکار کے پکارتے تھے کہ مرحبا مرحبا اور اُدھر لنگڑے کی یہہ حالت تھی کہ اپنی باقی ماندہ طاقت کو سنبھالکے اور سخت محنت کر کے ٹھیک اُسوقت جبکہ آفتاب کا آخری حصہ غروب ہوا شہر پناہ پر پہونچکر ادھ موا ہو کر گر گیا تب تو حاضرین نے پہلے سے زیادہ شاباش اور مرحبا اُس کو کہا اور لنگڑے کی بڑی تعریف کی۔ اُس کی حکمت اور محنت اور وفاداری کی نہایت بڑائی ہوئی۔ جو لوگ آگے اُس پر ٹھٹھا مارتے تھے اور گالیاں دیتے تھے۔ اب شرمندہ ہو کر بے پاؤں اپنے گھروں کو واپس آئے مگر نیک لوگ اُس لنگڑے کو ایک



رتھ پر بٹھلا کر بڑے تپاک سے دھوم دھام کے ساتھ شہر کے اندر لائے۔ اور اُس کی بہت تواضع و تکریم کیگئی۔ بہت صاف اور نیا پیراہن اُس کو پہنایا اور اُسدن سے سب اُس کی بڑی عزت کرنے لگے۔ بی بی موصوفہ بھی اِس لنگڑے کی اِس کامیابی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور جسقدر زمین کا احاطہ ہوا تھا شہر کے رئیسوں کو بخوشی بخشدیا +

اِس واردات کو قریب آٹھ سو برس کے ہوئے ہیں تاریخ دان ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اِسی صدی کے شروع میں ایک اور لنگڑا لولا پیدا ہوا جس نے ایک ایسا ہی کام اختیار کیا یعنی جین کے لنگڑے نے تو شہر کے پاس کی زمین کا احاطہ کرنے کا دعویٰ کیا تھا مگر یہہ لنگڑا مدعی ہوا کہ میں تمام دنیا کے گرد پھرونگا ہر ایک ملک۔ ہر ایک جزیرہ کا احاطہ کرونگا۔ پہاڑوں پر۔ سمندروں کے کناروں پر۔ جہاں کہیں آدم زاد بستے ہیں خواہ وحشی ہوں خواہ آدم خور۔ خواہ شایستہ ہوں خواہ ناشایستہ غرض کہ ہر ایک جگہ پر پہونچونگا۔ اِس لنگڑے کے اِس دعوی کو سُنکر لوگوں نے بہت کچھ ہنسی اُڑائی۔ کوئی اُسے نادان۔ کوئی اُسے احمق بناتا تھا کوئی کہتا تھا کہ اسے لات مار کے اپنے ملک سے نکالدو۔ کوئی کہتا تھا کہ اِسکو بالکل جان سے مار دو۔ مگر تعجب یہہ ہے کہ برعکس اُن تکالیف کے اِس لنگڑے نے کچھ تو اپنے دعوی کو پورا کیا ہے۔ اور اکثر یہہ گمان زبان زد ہے کہ یہہ اپنا دعوی ضرور پورا کریگا۔ یورپ سے نکلکر یہہ لنگڑا مصر میں آیا۔ روم کی طرف گیا۔ **ایران ہندوستان چاین۔ جاپان** کے ممالک میں وارد ہوا **حبشستان** اور کئی ایک جزائر کا احاطہ کیا۔ حتی کہ نئی دنیا یعنی امریکہ میں بھی جگہ بجگہ نمود ہوا۔ جن کو یہہ امید ہے کہ یہہ لنگڑا کامیاب ہوگا کبھی کبھی للکار کے شاباش شاباش پکارتے ہیں مگر اکثر لوگ ابھی تک اُس پر ٹھٹھے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ لنگڑا بے فایدہ محنت کرتا ہے۔ دشوار بلکہ ناممکن ہے کہ یہہ اُس کام کو جس کو اُس نے اختیار کیا ہے کبھی بھی پورا کرسکے

بعض کہتے ہیں کہ یہہ لنگڑا جھوٹا ہے بعض کہ یہہ فریبی ہے جب کبھی ٹھوکر کھا کر گرتا ہے تو لوگ اسکو ہنسی میں اُڑاتے ہیں جب کوئی بھول کر بیٹھتا ہے تو خلقت بڑی خوش ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اِس کا کچھ مطلب ہے ورنہ یہہ اسقدر محنت کیوں گوارا کرتا (ہاں مطلب تو بیشک ہے۔ یہہ لنگڑا کسی کا نوکر ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ تمام دُنیا کے ملکوں کو اپنے آقا کے اختیار میں لاوے) اخباروں میں بھی اِس کا ذکر ہے۔ دُنیا میں بھی اِس کا عام چرچا ہے۔ سردست تو اِس کو نان نفقہ ملتا ہے مگر اِس کے مالک نے بہت سی دولت اور عزت بخشنے کا اقرار کیا ہے +

شاید کوئی پوچھے کہ اِس مالک نے لنگڑے لولے بھیک مانگنے والے کو ایسے مشکل اور اہم کام پر کیوں مقرر کیا ہے تو جواب اِس کا یہہ ہے کہ یہی اُس کا دستور ہے۔ **چھوٹوں۔ نادانوں** سے جن کو لوگ ناچیز جانتے ہیں اپنا کام کراتا ہے +

اب شاید آپ اُس مالک کا نام دریافت کرینگے کہ وہ کون ہے۔ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے +

پھر شاید آپ پوچھینگے کہ اِس لنگڑے کا بھی کوئی نام ہے ہاں۔ اُسکا نام **مشن** ہے +

اب سوال یہہ لازم آتا ہے کہ مشن کو لولا لنگڑا کیوں کہا ہے اِس کا ایک سبب تو یہہ ہے کہ خدا نے اِس کام میں نہ بہت سے حکیم اور نہ بہت مقدور والے اور بہت اشراف شامل کیے مگر دُنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا اور دُنیا کے کمزوروں اور کمینوں و حقیروں کو جو شمار میں نہیں آتے +

مسیحی ممالک میں جو چندہ مشن کے واسطے مسیحی دیندار جمع کرتے ہیں سو اکثر نہ اپنی دولت بلکہ اپنی غریبی سے جمع کرتے ہیں +

جو وہاں کے بورڈ۔ سوسایٹی۔ کمیٹی۔ سکریٹر وغیرہ ہیں اِس دُنیا کے بڑے علماء۔ فضلاء اور اُمرا سے نہیں ہیں۔ وہ جس حال کہ انسان میں کبھی کبھی بڑے بھولے ہیں جو پادری وہاں سے مقرر ہو کر بھیجے جاتے ہیں ایسے بڑے دانا نہیں ہوتے کہ دُنیا اُن کی حکمت کی تعریف کرے۔ اکثر اوقات غلطی میں گرفتار رہتے ہیں۔ اور جو دیسی ہیں وہ بھی ویسے ہی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہہ سست اور کاہل ہیں۔ پیسہ کی خاطر یہہ کام کرتے ہیں۔ جس طرح **برہمن** کے لنگڑے پر لوگ شکایت کرتے تھے ویسے ہی مشن کی کرتے ہیں۔ کبھی ہنس کر ٹھٹھہ کرتے ہیں کبھی غصہ میں آکر گالیاں دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہہ پادری اسکول کو کیوں پڑھاتے ہیں اِن کو منادی کا کام کرنا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ منادی سے فائدہ نہیں ہوتا ہے اِن کو اسکول پڑھانا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے کہ اگر پادری صاحب علم ہوتے تو مولویوں اور پنڈتوں کو خوب قایل کرسکتے۔ کوئی کہتا ہے کہ مباحثہ کرنا نہ چاہیے صرف انجیل کو سُنانا چاہیئے۔ بعض کہتے ہیں کہ منادی کرنے والوں کو تنخواہ کیوں دیتے ہیں۔ یہہ پادری پولوس رسول کی طرح اپنے گذارہ کے لیئے خود ہی کیوں محنت نہیں کرتے۔ کوئی کہتا ہے کہ میلوں میں جاکر انجیل کی بشارت دینی چاہیے بازاروں میں آواز بلند کرنی چاہیئے۔ کوئی کہتا ہے کہ بازاروں اور میلوں میں سُنانا کچھ فایدہ نہیں کرتا ہے۔ گر ولایت بورڈ یا سوسائٹی کسی بڑے ذی علم پادری کو بھیجتی ہے تو لوگ بول اُٹھتے ہیں کہ بڑا نقصان ہوا۔ یہہ صاحب علم پادری اگر اپنی ولایت میں کسی بڑے مدرسہ میں کام کرتا تو طلبا کو بڑا بھاری فایدہ پہونچتا لیکن بُت پرستوں میں ایسے ذی علم کو بھیجنا نامناسب ہے۔ اگر وہ کسی ایسے پادری کو بھیجتے ہیں جو تھوڑا علم رکھتا ہو تو معترض اعتراض کرتے ہیں کہ یہہ احمق اپنی ولایت میں نکما تھا اور اب سوائے حماقت کے یہاں کیا کریگا۔ اگر کوئی پادری آب و ہوا کے ناموافق ہونے سے بیمار ہو کر چلا جاتا ہے یا اگر کسی ظالم ملک میں پہونچکر مارا جاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ

بڑے ستم کی بات ہے۔ اتنی بڑی جان کا بے فائدہ کیوں خون ہوا۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر پادری استیفان اور دیگر شہیدوں کی طرح جنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ جانا سرگرم ہوتے تو مشن کا کام خوب چلتا۔ جب لوگ سنتے ہیں کہ اتنے لاکھ روپیہ مشن کے کام میں سال بسال خرچ ہوتے ہیں تو لوگ افسوس کا ہاتھ مل کر کہتے ہیں کہ اسقدر روپیہ کسی اَور نیک کام میں صرف کیوں نہ کیا گیا۔ مشن کا کام تو دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ پادریوں کی رپورٹوں پر اکثر لوگوں کے دلوں میں شبہ ہے۔ کوئی تو ان کو سچ مانتا ہے اور کوئی جھوٹھ +

امور مذکورہ بالا سے صاف ظاہر ہو کر مشن ایک لولا اور لنگڑا و لنجا ہے +

اب آخری سوال یہہ لازم آتا ہے کہ یہہ لنگڑا یعنے مشن کبھی بھی اپنے دعوی کو پورا کریگا۔ میں کہتا ہوں بیشک۔ جیسا کہ برہمن کے لنگڑے نے اپنا کام پورا کیا ویسا ہی مشن بھی اپنا کام پورا کریگا اور یہہ اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خداوند اُس کو طاقت دیگا اور ابھی آفتاب غروب نہ ہوگا کہ یہہ لنگڑا نئے یروسلم کی شہرپناہ تک نہ آپہونچے۔ اُسوقت غیر قومیں شامل ہونگی اور چھڑانے والا صیہون سے نکلیگا اور بیدینی کو یعقوب سے دفعہ کریگا۔ وہ بڑا جبار اُس بڑے سفید تخت پر بیٹھیگا۔ اور اس چھوٹے لنگڑے (مشن) کو بھی ہاں اُس کے پیروں کے پاس جگہ ملیگی +

مراسلات

مکتی فوج اور اخبار کوہ نور

ہمکو بہت افسوس ہے بلکہ ایک طرح کا دلی رنج ہوا اور تعجب ہمکو بلکہ امید ہے کہ ہمارے شائستہ مزاج ناظرین کو بھی ہم سے زیادہ افسوس اور دلی رنج ہوگا کہ ہمارا دوست کوہ نور بیچاری مکتی فوج پر جو گگری کر کر کم کمال خلاف تعلیم پھیلاتی ہے تین بار متواتر و متوالی اپنے پرچوں سیزدہم و ہفدہم و بستم و ہفتم اکتوبر میں حملہ کرچکا ہے ہمارا ارادہ تھا کہ ہم اپنے پُرانے شفیق جوان مزاج طفلانہ دماغ اڈیٹر صاحب کی بے راہ رویاں بلکہ کج رویاں دکھائیں اور **دکھائینگے** مگر اس وقت بوجوہات ہمکو فرصت نہیں اسلیئے دو ایک اَور ضروری کلمات لکھے دیتے ہیں +

اڈیٹر صاحب کوہ نور یہہ خوب جان رکھیں کہ اگر مکتی فوج کا اصول کھوٹا سکہ ہوتا تو ہمکو خوف ہوتا کہ وہ پرکھنے سے تانبا نکل آئیگا مگر وہ تو وہ سکہ ہے کہ اسکو جسقدر چاہیئے پرکھیئے وہ کھرا نکلتا آئیگا۔ دیکھئے صاحب وہ دُنیا کے مروجہ مذاہب پر حملہ نہیں کرتی اگر کرے تو ایک طرح جائز اور موافق قوانین گورنمنٹ ہے لیکن اُنکا یہہ فرض ہی نہیں۔ اور پھر یہہ کہ وہ نالائق افعال کی ترغیب نہیں دیتے بلکہ وہ بدکردار انسانوں کو صلاح دیتی ہے کہ گناہ سے نفرت کریں تاکہ وہ اننت جیون (ہمیشہ کی زندگی) حاصل کریں +

فرانس کا سابق سرتاج فرسٹ نپولین **بوناپارٹ** اوائل میں اس بحری دین (مسیحی مذہب) کا قائل نہ تھا۔ پھر جب صدہا تجربوں کے بعد قائل ہوا تو کہا کہ سکندر رومی اور میں نے قریبا کل دُنیا کو تلوار کے ذریعے اپنا مطیع بنایا مگر اُس دین کے بانی مبانی نے محض محبت کی دودھاری تلوار سے گویا سب جہان کو فرمان پذیر بنالیا۔ اڈیٹر صاحب کوہ نور گھبرائے کیوں ہیں ذرا آنکھ کھول کر تو دیکھیں کہ یورپ کے سے مہذب ملکوں کی تو دُنیا کے پردہ پر کوئی اور ملک ہی نہیں اسلام تیرہ سو برس سے برابر

بالکل **جہاد** کے سوا اُس میں کچھ نہیں پھر بھی اُسکی حالت ابھی بھی اچھی ہے ایک آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ اور ایک مولوی محمد چراغ علیخان صاحب بہادر بالقابہ کیا کر سکتے ہیں اگر لاکھوں بھی ایسے ہوں تو بھی اسلام گرا ہوا نہیں اُٹھ سکتا۔ اُسکے ٹھہرے ہوئے اصول انسان کے دشمن حیات ابدی کے استعمال کرنے والے اُسکو ہرگز اُٹھنے نہیں دیتے۔ اُس نے ہر ملک میں جہاں کہیں اتفاق زمانہ سے گیا **تاریکی** کے اور اسکے کچھ نہ پھیلایا +

اڈیٹر کوہ نور ٹھہر کے **یہہ سمجھے** تو بھی وہ ہندوں کے دلوں پر اسلام کے مسائل کو نہ جما سکیگا ہزار پادری فورمن صاحب اور راجہ شیو پرشاد نجم الہند کو گالیاں دیجئے ہوتا ہی کیا ہے ہندو اسلام کو خوب جانتے ہیں وہ کسی بادفروش کے دم میں نہیں آسکتے **نیچرل لا** شاہد ہے کہ وہ انسانوں کی طبیعتوں کے تابع ہیں اگر بہت کھینچ تان کر کیجئے بھی تو شاید آدمیوں کے طبائع کے لائق ہو جائے +

خیر آپکو ہماری طرف سے اجازت ہے کہ آپ مکتی فوج اور پادری فورمن صاحب کے برخلاف جہانتک کہ آپ سے ہو سکے کیجئے پھر ہم بھی ہیں اور آپ بھی ہیں ہم آپکو دکھائینگے کہ مکتی فوج اور پادری فورمن صاحب لاہور بلکہ کل صوبہ پنجاب کے لیئے کیسی لازوالی برکتوں اور ابدی نعمتوں کے باعث ہیں۔ آپ تو صوبہ اودھ کے ایک **چھٹ** ہو کر یوں فرماتے ہیں الا پنجاب کے عالیجاہ ذیلک جو اقبال مجسم اور علوم معقولہ میں فرماتے ہیں کہ مکتی فوج کا افسر مکرم واجب الاحترام ہے۔ اہل پنجاب اس بات کو یاد رکھیں کہ مکتی فوج اور پادری فورمن صاحب کا گرجا جس میں بقول اڈیٹر صاحب کوہ نور اندنوں خاک اُڑا کرتی ہے اور جہاں سناٹا مارا رہتا ہے بیشمار نعمتوں اور برکتوں کا (جو غیر متغیر اور ابناشی ہیں) باعث ہوگا۔ میں آئندہ ہفتے اس ایک ایک حرف پر مدلل اور مبرہن آرٹیکلوں کا جھاڑ باندھ دونگا کیا کہوں اسوقت فرصت نہیں +

راقم صمیم

استفسار

از

پادری رجب علی صاحب

معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح آپ نے محمدی فلاسفروں کے بیان ذات یا صفات باری کو ایک تثلیث بجائے انجیلی تثلیث کے مان لیا اور جو آپ کے ساتھ متفق نہوں اُنہیں جو جی میں آیا کہا۔ گر اُنکی تثلیث کے تیغ آپ پر دفع ہو چکے ہیں۔ اور جسطرح سید یوسف علی صاحب سیحی کی نظر اجمالی پر اپنے پہلے ریمارک میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بہادر کے اقوال کو کہ جہاد اور مسئلہ غلامی وغیرہ قرآن میں کہیں نہیں ہیں آپ نے بلاچون وچرا کے تسلیم کرکے اور اُنکو کم سمجھ اور کندۂ ناتراش بتلایا ہے۔ اُسیطرح اب ایک اور صداقت نکال ماری ہے چنانچہ دوسرے ریمارک یعنی جناب سید احمد خان صاحب کی مدح میں آپ نے سید صاحب ممدوح کے اعتقاد کتب مقدسہ کی نسبت یوں تحریر کیا ہے۔ کہ سید صاحب کہتے ہیں کہ ہم اہل اسلام (یعنی خود سید صاحب اور اَور راستباز اور سچے مسلمان) بائبل کو من جانب اللہ اور خدا کا کلام اور اُسکو حق اور برحق سمجھتے ہیں۔ اب اِسپر اگر کوئی ناحق کی حجتیں کریں کہ کامل اعتقاد نہیں اور یوں اور دوں ہو جیسا ہمارے بھائی نخریوں کے پادری ٹھاکر داس صاحب کیطرح تو لغو اور لاحاصل ہے +

اوّلاً آپ برادر کیسہ بروں کے پادری صاحب مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی کسی اخبار یا کتاب میں سید صاحب کے اعتقاد کی نسبت کچھ کہا ہو۔ اور ایسا کرنیکی کچھ حاجت نہیں کیونکہ یہہ کوئی پایہ کی بات نہیں کہ سید صاحب کا کیا اعتقاد ہو اور کیا نہیں جسکا آپ اسقدر شور مچاتے ہیں۔ اور پھر یہہ تو مسلمانوں کا پرانا اعتقاد ہے حضرت محمد صاحب بھی یوں ہی مانتے تھے۔ مگر اُنہوں نے کیا بنا لیا اور اُنکے پیرو کیا نہ کرینگے +

ثانیاً۔ البتہ انفصال ولادت مسیح کے آخر میں از نیجانب یہہ لکھا گیا ہے کہ ہمارے نیچری صاحب الہام سے خوف کہاتے ہیں۔ کیا آپ کا اشارہ اِس فقرہ کی طرف ہے؟ پس دیکھیے اُس کتاب کے صفحہ ۲ کے شروع میں نیچری کی تعریف یہہ لکھی گئی ہے کہ محض نیچری وہ ہے جو فقط اپنی عقل اور اِس نیچر سے واسطہ رکھے۔ یاد رہے کہ یہہ قرآنی نیچری نہیں ہیں۔ پس ہمارا وہ فقرہ ایسے نیچریوں کے حق میں ہے نہ جناب سید صاحب بہادر جیسوں کے جنہیں قرآن کا کچھ لحاظ ہے +

ثالثاً۔ اب آپ نے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ کے اِس خیال کے بھی عیب آپ ظاہر کروں۔ کیونکہ مداح ایسی باتوں سے چشم پوشی کرجاتا ہے یا اُنکا اُسے خیال نہیں آتا۔ اور سخن سنج اور مداح جُدا ہیں۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ وہ اخبار تہذیب الاخلاق جو آپ نے میرے پاس جواب کے واسطے بھیجا تھا اور جس کا اخبار سفیر ہند میں جواب لکھا گیا تھا۔ اُسمیں الہام کی نسبت سید صاحب بہادر کا کیا خیال تھا۔ اگر وہی خیال ہنوز ہے تو اب میں کہتا ہوں کہ سید صاحب نہ بائبل کو اور نہ قرآن کو من جانب اللہ اور خدا کا کلام مان سکتے ہیں۔ اگر مانیں تو اُسی خیال کے مطابق مانینگے حالانکہ بائبل اِس قسم کے الہام سے نہیں مگر مقدس راوی روح القدس کے بلوائے بولتے تھے۔ کیا آپ کتاب مقدس کے برخلاف سید صاحب کی اِس کمی کو معاف کرسکتے ہیں؟۔ یہہ ناحق کی حجت نہیں بلکہ بائبل کو خدا کا کلام ماننے میں ازحد ضروری ہے +

رابعاً۔ آپ اَوروں کو کندۂ ناتراش اور لغو کہنے والے کہتے ہیں مگر اپنے تئیں تو دیکھیے اور کہیے کہ کیا سید صاحب بہادر اور اَور جنہیں آپ سچے اور راستباز مسلمان کہتے ہیں وہ بائبل کو من جانب اللہ اور حق اور برحق مان سکتے ہیں جس حال کہ وہ کہتے ہیں کہ اُس میں تذکرہ معجزات کا جھوٹھ ہے۔ افسانہ ہے۔ اور معجزے ناممکن ہیں؟ کیا حق اور برحق اسکو کہتے ہیں؟ سُنیے ایک راستباز نیچری مسلمان انجیل کے بارے میں یوں کہتا ہے کہ عیسائی اناجیل کو بتمامہ الہامی جانتے ہیں جو کچھ اُن میں مذکور ہوا اُسکو بھی یقینی جانتے ہیں لیکن ہم انجیل کا اطلاق بموجب قرآن مجید کے صرف اُسی حصہ مجموعہ اناجیل پر کرتے ہیں جو حضرت مسیح کو بطور وحی ملا۔ اور واقعات جو اناجیل کے لکھنے والوں نے بیان کیے ہیں اور جو باتیں اُنکی نسبت دی ہیں وہ ایسی قابل ہیں جیسی اَور مورخوں کی تحریریں ہیں (دیکھو محاکمہ ولادت مسیح صفحہ ۹۰۵۔ اور انفصال ولادت مسیح صفحہ ۳) کہیے کیا اِس اعتقاد میں سے انجیل مقدسہ مروجہ خارج نہیں اور کیا اِس اعتقاد کے رو سے انجیل مروجہ برحق نہیں بلکہ سہو آمیز نہیں ٹھہرتی؟ بتلایئے کہ انجیل مروجہ میں وہ کونسا حصہ ہے جو مسیح کو بطور وحی ملا تھا۔ بھلا حضرت محمد صاحب تو انجیل کی کیفیت اور معنا میں سے ناواقف تھے کیا ہمارے نیچری صاحب مسلمان بھی ویسے ہی ہیں؟ نہیں۔ کیا صاحب آپ اِس اعتقاد کی حمایت کرتے ہیں۔ کہ مسیح خداوند کو بھی وحی کا محتاج مانتے ہو؟ اگر آپ اِس اعتقاد کی تعریف کرتے ہیں تو راستباز مسلمانوں کا اعتقاد تو بجائے خود ہیں آپ کے اعتقاد پر بھی کلام ہوگا۔ علاوہ اِسکے آپ اپنے اِس لکھے پر غور کریں کہ میرے مقدمہ میں ہماری الکتاب کو الہامی اور سچی اور اُسکے راقموں کو بھی ویسا ہی صاحب الہام اور حقیقی راستباز کہا ہو البتہ چاروں انجیلوں کے سوا رسولوں کے جو ملفوظات وغیرہ ہیں اُنہیں مجموعہ اناجیل میں سے نہیں سمجھا۔ آپ نے خود سید صاحب کی اِس تحریر پر اعتراض کیا ہے اور باوجود اِسکے سید صاحب کے اعتقاد کی تعریف کرتے ہو۔ جبتک سید صاحب اور اَور راستباز!! مسلمانوں کے اعتقاد میں یہہ رکھتے ہیں تب تک اُنکے اعتقاد کو

فٹ نوٹ۔ اخبار نور افشان تمام اہل دینی سیحی صاحبان کے خیالات کا آئینہ ہونیکا مدعی ہے اور ہم ہر ایک مضمون بشرطیکہ انسان کی کامل ہدایت پر مبنی ہو بلا عذر درج کر دیا کرتے ہیں گو وہ ہمارے خیالات کے مخالف ہی کیوں نہ ہو یہہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ایک خاندان کے مختلف شریک ہر امر میں متفق الرائے نہیں ہوتے ہیں بعض ایسے فروعی عقائد کے تعلق اور بھی کہ جن پر سب ہی متفق نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں ایک دیسا ہی معاملہ درپیش ہے اور ہمارے تحقیق پسند کاربیا پٹسٹ صاحبان جن میدان میں اُترے ہیں اور شاید ہم خوشی ہو جو ہم پہلے ہی سے اِس امر کا اظہار کیے دیتے ہیں کہ کوئی مضمون جسمیں پرسنل حملے کسی غیر وغیرہ سے ہوں درج اخبار نہوگا صاحبان ایسے مضمون کیں دوسرے طور جاری رہنے سے ہرگز نہ ہونگی امید ہے کہ ہمارے ذی ہوش کار بیا پٹسٹ صاحبان جو امر کو بخوبی سمجھینگے ۔ اڈیٹر

ناکامل کہنا تو نہیں بالکل صحیح ہے۔ بہتر ہوگا اگر کتابِ مقدس کا ذرہ زیادہ لحاظ کریں +

خاتمہ۔ اگر سید صاحب اور اور مسلمان دیانتداری سے بائبل کو منجانب اللہ اور حق اور برحق مانتے ہیں تو ہو نہیں سکتا کہ پھر وہ قرآن یا محمد یا کسی اور کو انبیا یا خبری رہ سکیں۔ آپ بائبل کے تو مخالف ہو جہیں۔ اور وہ لوگ کبھی کے بپتسما پاکر خداوند کے مومنین ہو گئے ہوتے۔ اور اب بھی ہمکو جناب الہی سے اُن کی نسبت یہی امید رکھنی چاہیے۔ کہ کیا جانئے جو انکا صحیح اعتقاد ہو جاوے اور وہ اب بھی بازگشت کریں +

آخر میں میں آپکو اس امر سے پیدا کیا چاہتا ہوں کہ میں نے سید صاحب کے اعتقاد کی نسبت کبھی ناحق حجت نہیں کی اور جو کچھ اب لکھتا ہوں ضروری باتیں ہیں اور لاحاصل نہیں۔ اگر سید صاحب اور دیگر مسلمانوں کے اعتقاد میں آپ یہ عیب نہیں بتاتے تو خوب ہے۔ اور ہمیں کچھ بھی کلام نہیں بلکہ میں اپنی اس تحریر کو واجب کرونگا۔ اور انکے اعتقاد پر انہیں مرحبا کہونگا۔ پر اگر یہ عیب ہیں تو آپ کی مدح رائیگان اور صرف لفظوں کا اجتماع ہے۔ اور بس ❊

ولی نیاز مند جی ایل ٹھاکر داس

شراب خانۂ خراب

منجانب منشی فتح الدین خانصاحب مشن سکول جالندھر جو ۳۰ اکتوبر کو مشن سکول ہال میں پڑھا گیا

مقوی شرب

بعض لوگ شراب کو مقوی شرب سمجھتے ہیں اور تھکان یا سستی کیوقت تقویت کے لیئے پیتے ہیں یہہ انکی غلطی ہے اور فاش غلطی مقوی شرب اصل میں خالص پانی ہے اسکے زور سے گھوڑے چلتے ہیں جہاز تیرتے ہیں شیر اور گھوڑے اسی کو پی کر تقویت پاتے ہیں مشاہ زور ہمیں زندگی بھر یہی بیتا ہے جوان آدمیوں کو اسکی غلطی سے آگاہ ہونا چاہیے شراب دراصل انسان کو کمزور بناتی ہے معدہ کو ضعیف کرتا ہے بھوک باقی نہیں چھوڑتی خون کو اصلی حالت پر رہنے نہیں دیتی ہے اسمیں احراق پیدا کرتی ہے اعصاب کو سست بناتی ہے چہرہ کو مجھلا دیتی ہے اور آخر زندگی سے بیزار کر کے پینے والے کو زندہ در گور بنا دیتی ہے جس چیز کا نام سرور ہے وہ صحت اور طاقت کا خلا ہے بیوقوف اُسکو دم کا دم معراج سمجھتا ہے لیکن بہت جلد وہی عروج اُسکو مفلوج بنا دیتا ہے +

دنیا میں اچھی زندگی بسر کرنے کا بڑا ذریعہ عزت ہے عزت چال چلن سے ہوتی ہے چال چلن سمجھ اور بوجھ سے ہے لیکن شراب سمجھ کی دشمن ہے یہہ اُسکو ایسا اُڑا دیتی ہے جیسے روئی کو آگ یا قلعہ کو بارود۔ شرابی آدمی عام کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اُسکا اعتبار بالکل اُٹھ جاتا ہے اور جب اعتبار ہی گیا گذرا تو پھر زندگی کا لطف کہاں رہا +

جو آدمی شراب فروش کی سلام بندگی پر بھول جاتا ہے اور اُسکی خوشامد کو سچی عزت کا ذریعہ سمجھتا ہے عجب بے وقوف ہے۔ ہم آگ رہو مجھلی کے آرام کے لیے نہیں جلاتے بلکہ اُسکے بھوننے کے لیئے اسیطرح کلال محنتی آدمیوں کے فائدے کے لئے دوکان نہیں کھولتا اور اگر وہ ایسا کرتا ہو تو اپنا مطلب فوت کرتا ہے۔ کلال کی تو فقط اپنے مطلب کی ہے وہ بیہوش کر کے گلا گھونٹا چاہتا ہے مردہ خواہ دوزخ جائے خواہ بہشت قاضی کو حلوے مانڈے سے غرض پھر سخت بیوقوف ہیں وہ جو اُسکا گھر بھرتے ہیں اگر میں کسی گھر کی بہتری کیواسطے روپیہ صرف کروں تو وہ گھر میرا ہی کیوں نہو۔ غرض کلال اور کلال خانہ کی دوستی نیت خراب ہے کیونکہ وہ ہمارا سب کچھ چھین لیتی ہے اور ہمارے لیئے سوائے سر دردی کوفت بدنفی اور اعضا شکنی کے کچھ نہیں چھوڑتی +

جو شخص ایسے آدمیوں کو اپنا دوست سمجھتا ہے جو اُسکو نہلے پہلے میں اصرار کے ساتھ شریک کر لیتے ہیں بڑا بیوقوف ہے۔ شیر چیتے عقاب اور گدھ سب شکاری جانور ہیں زور سے طاقت سے دانوں سے گھات سے نرمی سے چاپلوسی سے شکار کو پھنسا لیتے ہیں پھر اُسکی ہڈی بوٹی نہیں چھوڑتے اور بڑے بیوقوف وہ ہیں جو اُنکے جنگلوں میں جا پھنستے ہیں +

جو لوگ شراب خوری اور شرابخانہ کے شغل و شور میں عمر بسر کرتے ہیں کبھی کبھی متعجب ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارے بدن کمزور اور جیبیں خالی ہوگئیں وہ اور زیادہ فکر ہیں اگر اُن میں رائی کے دانہ برابر بھی عقل ہو کیونکہ جو اوباشانہ عادتوں سے صحت اور دولت کا قیام ڈھونڈتے ہیں وہ ببول کے درخت سے سیب طلب کرتے ہیں اور وہ جو شراب سے سچی نشاط کے خواہاں ہیں خشکی پر مچھلی کی تلاش کرتے ہیں +

جوان آدمیوں کو اگر اور نہیں تو کفایت شعاری پر ہی لحاظ کرنا چاہیے کیونکہ جسقدر روپیہ ایک آدمی شراب پر صرف کرتا ہے اُسی سے ایک عالیشان گھر تعمیر ہوسکتا ہے اور جسقدر دولت بھٹی میں جھونکی جاتی ہے اُس سے کئی خاندان پرورش پا سکتے ہیں بہت سے یتیم اور لاوارث بچے تربیت اور تعلیم یافتہ ہوسکتے ہیں اور مسکرات کے صرف کا کل روپیہ بچت میں رہتا تو غالباً دنیا کے خیرات خانے کم بنتے اور محتاج لوگ کم نظر آتے +

بڑھے ہوئے پیٹ

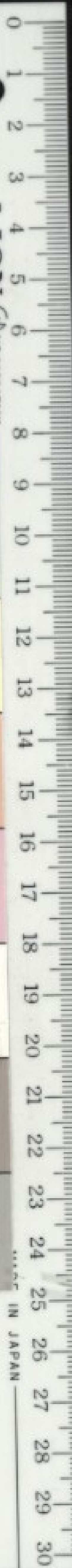
صفراویت۔ قبضیت۔ ضعف معدہ اور درد سر دلس پیل پلیں سے سب رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ پلیں پی ایس میڈین کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

اخبارات تار برقی

شملہ ۲۴۔ اکتوبر۔ میجر بیرنگ نے قاہرہ سے اس مضمون کی تار برقی بھیجی ہے۔ جلسہ حفظان صحت نے ایک چھوٹی سی بھاری کی رائے پر یہہ فیصلہ کر دیا کہ قرنطینہ نہ اُٹھایا جائے۔ انگریزی وکیل اِسکے مخالف تھا +

برٹش کانسل جنرل متعینہ مصر بذریعہ تار برقی اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ حفظان صحت نے یہہ بات قرار دی ہے کہ اس سال جو حاجی مکہ شریف سے واپس آئیں اور مصر سے پرلے ملکوں میں جانیوالے ہوں اُنکو اجازت دیجائیگی کہ وہ بلا ٹھہرائے جانے مصری قرنطینہ سٹیشنوں میں جو بحر قلزم میں ہیں نہر قرنطینہ سے گذرنے





مصری بندرگاہوں میں حاجیوں کو تبدیل جہاز کی اجازت ہوگی مصری حاجیوں کو جو مصر میں آئیں گے ملک میں داخل ہونے سے پیشتر بمقام چاہات موسیٰ قرنطینہ میں ٹھہرنا ہوگا +

لنڈن ۲۵- اکتوبر- سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ شمالی برما کے ملک محفوظ میں برٹش رزیڈنٹ کا ہونا ضرور ہے +

بمبئی ۲۶- اکتوبر- ایک جلسہ یورپین اور دیسی باشندوں کا ریونیو بیشن ہال میں اس غرض سے منعقد ہوا کہ جناب ڈیوک آف کناٹ اور لیڈی صاحبہ کو عمدہ اور لائق خیر مقدم دینے کی تجاویز پر غور کریں ہز اکسلنسی گورنر نے لکھا کہ جناب ممدوح دو روز سے زیادہ قیام نہ فرمائینگے- انکی تشریف آوری کیوقت اس طرح پر انتظام کیا جائیگا کہ عموماً تمام شہر والوں کو اُن کے استقبال کا موقع مل سکے- سر جیمس فرگسن خیال فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ وافر کیا خیر مقدم ہو سکتی ہے کہ اگر تمام شوارع عام پر شہر والے جمع ہو جائیں وہ تجویز کرتے ہیں کہ سادہ لیکن عام آرائش ہو جائے اور کھلے میدان میں ایک میلہ کیا جائے جس میں اس شاہی پارٹی کو مدعو کیا جائے- چندہ وغیرہ کے جمع کرنیکے لیئے ایک ریسپشن کمیٹی قایم ہوئی قلعہ و شہر میں روشنی چراغان و تماشائے آتشبازی وغیرہ ابھی زیر تجویز ہیں +

سر ایولن بیرنگ نے بذریعہ تار برقی گورنمنٹ بمبئی کو اطلاع دی ہے مصری جلسہ حفظان صحت نے یہہ بات قرار دی ہے کہ بمبئی سے جو جہاز آئیں اُنپر سے قرنطینہ موقوف کر دیا جائے +

لنڈن ۲۵- اکتوبر- آج اخبار ڈیلی نیوز نے ایک ٹیب آرٹکل میں ظاہر کیا ہے کہ کل کیبنٹ کا جلسہ منعقد ہوا اور گورنمنٹ فرانس کے ایکزہزار پونڈ مسٹر لنگ مسٹر شا کو دینے اور اسکے قید کیئے جانیکی نسبت منت سب معافی مانگنے پر بحث ہوئی اور منظور کیا گیا +

کیمپ وائسرائے ۲۶- اکتوبر- آج وائسرائے کی پارٹی دھرمسالہ سے ہنٹو کو کوچ کیا اور راس میدان کو جو راوی کی گھاٹی کو چناب کی گھاٹی سے علیحدہ کرتا ہے بذریعہ ایک گزرگاہ کے کہ ۹ ہزار ۸ سو فیٹ سطح سمندر سے بلند ہے طے کیا- چوٹی پر

چاشت کے لیئے کچھ دیر ٹھہرے تھے شمالی طرف اترائی میں بہت ہی ڈھلوان ہے دو بجے کیمپ پہونچے کل کا کوچ رام بن واقع چناب کا ہے +

لنڈن ۲۷- اکتوبر- فرقہ کنسرویٹو کے ایک جلسہ میں جو کل بمقام برالمپٹن منعقد ہوا مسٹر ہنکیٹ نے البرٹ بل پر ایک بڑا حملہ کیا +

بمبئی ۲۹- اکتوبر- یہہ فیصلہ ہو گیا کہ جناب ڈیوک آف کیناٹ کی خیر مقدم کے متعلق مفصلہ ذیل امور عمل میں آئینگے- اول ایک میلہ ایسپلینیڈ روڈ پر- دوم شکار و تماشے جن میں روشنی بھی شامل ہے- سوم آتشبازی +

عدن سے ایک تار برقی آئی ہے کہ مکہ کے نزدیک حاجیوں میں اس مہینے کے وسط سے ہیضہ پھیل گیا روزانہ اموات کی اوسط ۳۰ ہے +

وائینا ۲۰- اکتوبر- زار روس نے شہزادہ بلگیریا کے روسی نیڈی کمپوں کو واپس بلا لیا اور شہزادہ بلگیریا نے اپنے روسی وزیر جنگ کو موقوف کر دیا +

افسران بلگیریا متعلقہ روسی فوج بھی واپس بلائے گئے +

صوفیہ ۲۰- اکتوبر- شہزادہ بلگیریا نے علاوہ وزیر جنگ کے تمام روسی افسران متعلقہ سپاہ بلگیریا کو موقوف کر دیا +

لنڈن ۲۹- اکتوبر- کل ڈیوک اور ڈچیس آف کناٹ نے بغرض روانگی ہند حضور ملکہ معظمہ سے بمقام بلمورل رخصت حاصل کی +

بمبئی یکم نومبر- ٹون کونسل نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری کے موقع پر بڑی دھوم دھام کیجاوے اور اسکے لیئے پانچہزار روپیہ کی رقم خرچ کیواسطے میونسپل فنڈ سے منظور کرائی جاوے- جس استقبال کیواسطے جو فنڈ مقرر ہوا ہے اُسکی تعداد پبلک کے چندہ سے تین ہزار پانچسو روپیہ تک پہونچ گئی ہے- یہہ بھی تجویز ہے کہ ڈیوک آف کناٹ کی رونق افروزی کے دنوں میں تمام کاروبار و دفاتر بند رہیں +

امرتسر- یکم نومبر- یہاں دیوالی کا میلہ بڑی دھوم سے لگا ہے گھوڑے اور مویشی کثرت سے جمع ہوئے ہیں پچھلے دنوں میں ۵۰ ہزار سے زیادہ مسافر ریلوے کے ذریعہ سے یہاں آئے-

عمدہ قسم کے حیوانات خصوصاً شتر اور دودھ دینے والے مویشیوں کی نسل بڑھانے والے سانڈ نمائش میں شامل ہوئے ہیں بکریاں اور مینڈھے پہلے سالوں سے نہایت عمدہ ہیں ہر گھنٹہ سپیشل ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہے اور ریلوے پر بھاری بوجھ ڈالا گیا ہے +

پیرس ۲۸- اکتوبر- آج ٹائمبوں کی چیمبر میں ٹانکن کے مسئلہ پر بحث شروع ہونے پر ایم فیری نے بیان کیا کہ گورنمنٹ فرانس چین کے ساتھ ہرگز جنگ کا اعلان نہیں دیا چاہتی- اور امید ہے کہ گورنمنٹ چین بھی ایسا ہی کریگی اور جسوقت سونٹے اور بجینتہ مستحکم ہوگئے تو کوئی شخص فرنسیسیوں کو ٹانکن سے نہیں نکال سکیگا- بحث کے ختم ہونے پر ٹائمبوں کے چیمبر نے وزارت میں اعتبار کا ووٹ پاس کیا +

کیمپ وائسرائے- یکم نومبر- آج کیمپ ریحیل کو روانہ ہوا- سڑک کا بڑا حصہ جو گنجان میوہ دار درختوں سے گزرتا ہے نہایت خوشنما ہے +

بعد دوپہر کیمپ کے متصل جنگل میں شکار کھیلا گیا- عالیجناب حضور وائسرائے کی بندوق سے دو بھالو ذبح ہوئے +

کل لیڈی رین صاحبہ معہ ڈاکٹر انڈرسن صاحب و کپتان سنٹ کونٹن صاحب کے سیدھے سری نگر کو جاوینگی- اور عالیجناب حضور وائسرائے و مصاحبان شکار کھیلنے کیواسطے بھاگام کو تشریف لیجاوینگے اور سنیچر کے روز سری نگر میں رونق افروز ہونگے +

بمبئی- ۲ نومبر- ایک دیسی کارخانہ والوں کو حسب ذیل تار برقی آئی ہے مسقط میں کوئی جنگ نہیں عبد العزیز بھاگ گیا ہے +

یمن میں خانہ جنگیوں کا ایک معمولی خاتمہ ہوا باغیوں نے دار السلطنت پر دھاوا کرنیکے بعد برٹش اتو اپ سے بوچھاڑ ہوئی جس سے انکو کافور ہونا پڑا +

لنڈن- یکم نومبر- کل رات ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے جلسہ میں مسٹر رویر لتھبرج صاحب نے ایک کاغذ پڑھا جس میں مسودہ قانون لگان بنگال مذمومہ ظاہر کیا گیا مسودہ کی تشریح میں بیان

لیا کہ اسکا اثر ممالک محروسہ امرا کو تباہ کرکے زمینداروں کو غلام بنائیگا اور اراضی کو بھاری لگان سے سوداگروں کے ہاتھ میں ڈالیگا +

لارڈ سٹینلی صاحب نے جو قایمقام صدر نشین تھے گورنمنٹ پر بیہا و بلین پالیسی کا اتہام عاید کیا جو اُس گرد و غبار میں مسودہ کو بڑھائے جاتی ہے جو البرٹ بل نے اُڑائی ہے۔ صاحب موصوف نے مستقل بندوبست کے انتظام کی بابت زور سے تائید کی۔ گو بعض صاحبوں نے مسودہ کی ترمیم حالت میں تائید کی مگر عام رائے اسکے مخل تھی +

کل عالیجناب حضور پرنس آف ویلز نے مچھلیوں کی نمائش بند کی اور فرمایا کہ ۱۸۸۶ء میں پھر وہیں نمائش ہوگی جو ہند اور نئی بستیوں پر محدود رہیگی اور امید ظاہر کی کہ اسکا بڑا حصہ ہندوستانی صنعت پر مبذول کیا جاویگا +

لنڈن ۲۔ نومبر۔ طہران کی خبر سے معلوم ہوا کہ روسی حملہ آور فوج تیجند سے عشق آباد کو واپس آئی ہے۔ شاہ نے فارسی فوج کو مرو جانیکا ایما کیا ہے۔ پانچ افغان عشق آباد میں آئے ہیں جو روسی حفاظت کے متلاشی ہیں +

شملہ ۴ نومبر۔ عبدالعزیز و صالح بن علی نے معہ کثیر التعداد فوج کے ۲۱۔ اکتوبر کو [illegible] کو مسقط پر حملہ کیا مگر بہت نقصان کے ساتھ پسپا ہو گئے۔ اور پھر ۲۳ تاریخ کو حضور ملکہ معظمہ کے جہاز [illegible] کی توپوں کے آگے جو لعینوں خصوصاً برٹش رعایا کی حفاظت [illegible] تعینات تھیں [illegible] ۲۶ تاریخ کو [illegible] بدون کسی [illegible] کے پیچھے ہٹ گئے۔ [illegible] جمعیت سلطان کی امداد کیواسطے آئی ہے جواب [illegible] کے مقابلہ پر کوچ کر رہے ہیں۔ برٹش رعایا [illegible] ہر طرح سے امن قائم ہو گیا ہے +

بمبئی ۵ نومبر۔ ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ ۳۰ نومبر کی شام کو بمبئی میں داخل ہونگے۔ شام کے ۵ بجے میونسپل کمیٹی کیطرف سے ایک ایڈرس پیش ہوگا اور مختلف سوسائٹیوں کے ممبران جلسہ میں شامل ہونگے۔ ایڈرس پیش ہونیکے بعد ڈیوک بہ جلوس گورنمنٹ ہوس میں تشریف لیجاینگے۔ اور بمبئی کے گورنر صاحب کے یہاں مہمان ہونگے +

بعد اسکے ہز رائل ہائنیس مقام اسپلینڈ کے میدان میں جائینگے اور سکر ٹریٹ آتشبازی و روشنی کیجاویگی۔ تمام سرکاری دفاتر ۲۰ نومبر کے ۲ بجے شام سے بند ہو جاوینگے اور ۲۱ نومبر کو تعطیل ہوگی +

لنڈن ۶ نومبر۔ مارکوئیس اور مارشیانس آف لارن کل ملک کینیڈا سے یہاں داخل ہو گئے ہیں +

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء

دہلی۔ صحت عمدہ ہے۔ غلہ جو کا نرخ گراں ہو گیا ہے۔ دیگر اجناس کا نرخ بدستور ہے +

حصار۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

انبالہ۔ صحت عمدہ ہے فصل خریف درو ہو چکی ہے نرخ بدستور ہے

جالندھر۔ صحت عمدہ ہے۔ کاشت فصل ربیع ہو رہی ہے۔ نرخ ارزان ہوتا جاتا ہے +

امرتسر۔ صحت عمدہ ہے۔ فصل خریف درو ہو رہی ہے۔ نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

سیالکوٹ۔ صحت و فصل کی امید عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے

فیروزپور۔ صحت و فصل کی حالت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

لاہور۔ صحت و فصل کی حالت عمدہ ہے۔ غلہ گیہوں [illegible] [illegible] دیگر اجناس کا نرخ بدستور ہے +

راولپنڈی۔ بارش ہوئی [illegible] تحصیل [illegible] تحصیل [illegible] میں موسمی بخار پھیل رہا ہے۔ مگر دیگر تحصیلوں میں صحت عمدہ ہے۔ فصل خریف کی پیداوار بدرجہ اوسط ہوئی۔ فصل ربیع کاشت ہو رہی ہے۔ نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

شاہپور۔ صحت عمدہ ہے۔ فصل خریف کی پیداوار اچھی نہیں ہوئی نرخ بدستور ہے +

ملتان۔ صحت عمدہ ہے۔ فصل خریف قریب الاختتام کٹ چکی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ صحت عمدہ ہے۔ کاشت فصل ربیع ہو رہی ہے نرخ بدستور ہے +

پشاور۔ تاحال قدرے بخار پھیل رہا ہے۔ نرخ بدستور ہے

کیفیت عام۔ ضلع راولپنڈی میں قدرے بارش ہوئی مگر دیگر مقامات میں بارش نہیں ہوئی۔ صحت اور فصل خریف کی امید عموماً عمدہ ہے۔ مگر کاشت فصل ربیع کے لئے کل پنجاب میں بارش کی ضرورت ہے +

ترمیم دورہ حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب حسب ذیل ہے ۲۶۔ اکتوبر کو سلطانپور ۲۷ کو کرن ۲۸ کو مقام ۲۹ کو بدوانی ۳۰ کو جت نگری ۳۱ کو دھیلو۔ یکم نومبر کو بیجناتھ۔ ۲ کو پالمپور۔ ۳ کو وادہ۔ ۴ کو مقام۔ ۵ کو دھرمسالہ ۶ کو مقام۔ ۷ کو کانگڑہ۔ ۸ کو مقام۔ ۹ کو شاہپور۔ ۱۰ کو سیہونتا۔ ۱۱ کو مقام۔ ۱۲ کو چھوہاری ۱۳ کو مقام۔ ۱۴ کو چمبہ ۱۵ کو مقام۔ ۱۶ کو بجیرہ۔ ۱۷ کو دلہوزی۔ ۱۸ ۱۹ کو مقام۔ ۲۰ کو لاہور میں پہونچینگے +

مولوی ضیاءالدین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر حصار ضلع گوڑگانوہ کو تبدیل کئے گئے۔ جہاں ۲۲۔ اکتوبر کو حاضر ہوئے مسٹر جے ڈبلیو گارڈنیر صاحب قایمقام ڈپٹی کمشنر دہلی کو دفعہ ۳۰ [illegible] ضابطہ فوجداری کے اختیارات عطا ہوئے +

[illegible] علی صاحب قایمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر [illegible] کو [illegible] اختیارات عطا ہوئے +

لودیانہ

۱۰ نومبر کو دو خونی جنہوں نے موضع [illegible] میں ایک سردار کو قتل کیا تھا جیلخانہ کے سامنے پھانسی دیئے گئے +

بارش کی آجکل سخت ضرورت ہے۔ موسم اعتدال پر ہے۔ شہر میں کہیں کہیں بخار کی شکایت ہے +